عیدی

حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ

آج میں جو مسئلہ بتانا چاہتا ہوں اسے جب لوگ سنیں گے تو انہیں بڑا عجیب معلوم ہوگا، بہت سے لوگ چیخ اٹھیں گے' هذا شیء عجیب، یہ بڑی عجیب چیز ہے، جب دین کی فکر ہی نہ ہو، دین سیکھنے کی طرف توجہ ہی نہ ہو تو دین کی باتیں عجیب لگیں گی ہی، جو مسئلہ بتانا چاہتا ہوں وہ ہے عیدی کا لین دین۔ عیدی کے لین دین میں کتنے مفاسد ہیں، کتنی خرابیاں ہیں، اور یہ لین دین کیوں ہوتا ہے اس کا سبب کیا ہے، اس کی تفصیل نمبر وار بتاتا ہوں:

۱...... اگر عیدی کا لین دین ہو، دوسرے لوگوں سے جیسے دوستوں کے بچوں کو عیدی دیتے ہیں، رشتے داروں کے بچوں کو عیدی دیتے ہیں تو اس میں ایک بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ یہ قرض ہے۔ کہنے کو عیدی ہے، کہنے کو اظہارِ محبت ہے، کہنے کو ہدیہ ہے، تحفہ ہے مگر دراصل لینے ولا اور دینے والا دونوں سمجھتے ہیں کہ یہ قرض ہے۔ یہ کسی رشتہ دار کے بچے کو عیدی دیتا ہے تو اس کا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہاں سے معہ سود کے وصول کرے گا، دس روپے دیئے تو بدلے میں پندرہ روپے ملیں گے، اسی نیت سے دیتا ہے۔ اس پر ایک دلیل بھی سن لیں۔

چند روز ہوئے کسی نے خط میں لکھا کہ ہم نے اپنے بھائی کے بچوں کو عیدی دی تو وہ لے نہیں رہے تھے، بھائی کی بیوی نے بچوں کو منع کیا، روکا کہ مت لو، بچے نے پھر بھی لے لی تو بچے کی ماں نے جلدی سے اپنے پاس سے روپے نکال کر مجھے پکڑا دیئے، یہ تو ایک واقعہ مثال کے طور پر بتا دیا کہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ قرض ہے۔ دینے والا کچھ بھی کہے مگر لینے والا یہی سمجھ رہا ہے کہ اگر میں نے یہ ادا نہیں کیا تو ہمیشہ کے لئے اس کا زیر بار رہوں گا، سو ایک خرابی تو یہ کہ بلا ضرورت شدید قرض کیوں دیا اور لینے والے نے بلا ضرورت شدید قرض کیوں لیا۔

۲...... دوسری خرابی یہ ہے کہ اس قرض میں یہ سہولت بھی نہیں کہ قرض لینے والا جب چاہے واپس کر کے قرض کے

بوجھ سے سبک دوش ہو جائے، یہ قرض مخصوص وقت میں ہی ادا کیا جاتا ہے، قرض لینے والا موقع کا منتظر رہتا ہے کہ اس موقع پر دوں گا' اس سے پہلے قرض دینے والا کتنا ہی اصرار کرے تو بھی قرض وصول کرنے والا نہیں لیتا، ویسے قرض وصول کرنے والے کو یقین ہوتا ہے کہ دے گا کیسے نہیں، گلا دبا کر وصول کریں گے، بلکہ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ وصول کریں گے، یہ نہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے ادا کر دیا جائے بلکہ مدتوں چلتا ہے، کسی نے کسی کے بچوں کو عیدی دے دی، اب جب تک یہ شادی نہیں کرے گا، پھر بچے نہیں ہوں گے تو وہ قرض اس کے اوپر چڑھتا رہے گا۔

۳...... تیسری قباحت یہ ہے کہ اس سے وراثت کا نظام پورے کا پورا درہم برہم ہو جاتا ہے، واللہ اعلم کتنے لوگوں کے حقوق' انسان اپنے ذمے لے کر مرتا ہے، حقوق اللہ تو توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق العباد جب تک ادا نہیں کرے گا، معاف نہیں ہوں گے، خصوصاً وراثت کے بارے میں حصہ شرعیہ پورا پورا نہیں دیا جاتا تو اس پر اللہ کی طرف سے بہت سخت وعیدیں ہیں۔

واپس نہ لینے کی نیت سے دینا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے بچوں کو دے دیں یا دوسروں کو دیں اور انہیں بتا دیں کہ یہ قرض نہیں دیا، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اپنے بھانجوں، بھتیجوں کو دیں جہاں سے لینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہو، تو اس میں کیا قباحت ہے؟ اس میں بھی دو خرابیاں ہیں ایک تو یہ کہ ناجائز رسم کی تائید ہو گی، لوگ یہی سمجھیں گے کہ جب یہ کر رہا ہے تو یہ کام ٹھیک ہی ہو گا، اس سے برائی کی تائید ہوتی ہے۔

دوسری بڑی خرابی یہ ہے کہ ہر گناہ کی بنیاد مال کی محبت ہے، خواہ اپنے بچوں کو دیں خواہ دوسروں کو دیں۔ بچوں کو پیسے دینے سے ان کے دلوں میں مال کی محبت بیٹھتی ہے۔ آپ لوگوں کو زیادہ تجربہ ہو گا کہ جب بچوں کو آپ پیسے ویسے دیتے ہیں تو وہ پھر ان پیسوں کو بار بار دیکھتے ہیں، گنتے ہیں، پھر دوسرے بچوں کو دکھاتے ہیں، پھر ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کس کے پاس کتنے روپے ہیں، بس یہ منظر ہوتا ہے ﴿جمع مالا وعدده﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مال جمع کر کے بار بار گننا اس کی علامت ہے کہ اس کے دل میں مال کی محبت ہے، اور مال کی محبت اتنی کہ یہ ہمیشہ کے لئے اسے جہنم میں پھینکے گی، بچوں کو اپنے ہاتھوں سے تباہ کرتے ہیں، پیسے دے دے کر ان کے دلوں میں مال کی محبت پیدا ہو جائے گی، اس کی خواہش بڑھے گی، پھر جب اس کی خواہش کے مطابق پیسے نہیں ملیں گے تو وہ چوری کرے گا، سب سے پہلے چوری کی مشق کرے گا، اپنے گھر سے، پھر ہوتے ہوتے پڑوسیوں سے، اس کے بعد اپنے دفتر سے،

پھر اس سے بھی کام نہیں چلے گا ہوس پوری نہیں ہوگی، تو کہیں سے کلاشنکوف لے لے گا، پھر بینکوں پر ڈکیتی، دکانوں پر ڈکیتی، گھروں پر ڈکیتی، کلاشنکوف سینے پر رکھ کر کہے گا نکالو اتنے پیسے۔ آج کل ڈکیتیوں کی جتنی شکایتیں ہیں، ان میں سے اکثر والدین کی مہربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ والدین بچوں کے دلوں میں دنیا کی محبت پیدا کرتے ہیں۔

بہشتی زیور میں بچوں کے دل بنانے کا طریقہ

ایک بات کی تاکید کرتا ہوں، اس کو غور سے سنیں، دارالافتاء سے جن لوگوں کا تعلق ہے خاص طور سے خواتین سے کہا جاتا ہے کہ بہشتی زیور کے مسائل پڑھا کریں، یہ ان کے وظائف میں داخل ہے۔ بہشتی زیور میں تو یہ بات ہے کہ بچوں کے ہاتھ صدقات وخیرات دلوایا کریں۔ ایک مسئلہ بھی سمجھ لیں نابالغ سے کوئی چیز لینا جائز نہیں ہے، نابالغ بچے کی چیز اس کا والد، والدہ، بھائی، بہن، غرض کوئی بھی استعمال نہیں کرسکتا، اس سے لے کر خرچ بھی نہیں کرسکتا، اور اس کا ہدیہ بھی قبول نہیں کرسکتا، اس کی رقم کو صدقہ کرنا بھی جائز نہیں، حرام ہے خواہ وہ استاد کو دے، والدین کو دے یا بھائی کو دے، خواہ وہ کتنی ہی ضد کرے، قطعاً حرام ہے۔

اس حرام سے بچنے کی تدبیر یہ ہے کہ بچوں کو کسی بھی چیز کا مالک نہ بنائیں، مالک آپ خود رہیں بچوں کو استعمال کے لئے دے دیں، جب مالک آپ ہیں بچے کو استعمال کے لئے دیا ہے تو اگر وہ بچہ کسی کو استعمال کے لئے دیتا ہے اور اس کے والدین راضی ہیں تو لینے والے کے لئے وہ چیز حلال ہوگی، اس لئے کہ بچہ خود مالک نہیں ہے، مالک تو والدین ہیں۔ اسی لئے بہشتی زیور میں یہ ہے کہ بچوں سے دلوایا کریں اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین بچوں کو مالک کئے بغیر ان کے ہاتھ میں پیسے دیں اور کہیں کہ یہ رقم جہاد فنڈ میں دے کر آؤ، یہ فلاں کو دے کر آؤ، یہ فلاں مسجد کو دے کر آؤ، بہشتی زیور میں یہ تعلیم کیوں دی گئی ہے، اس لئے کہ بچوں کے دلوں سے مال کی محبت نکلے اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت پڑے۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یا اللہ! میرا کام تو کانوں تک پہنچانا ہے، دلوں میں اتارنا تیرا کام ہے، تیری مدد اور نصرت کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا، تو مدد فرما! (آمین)۔

☆☆......☆☆